رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۷ — بسم اللہ الرحمن الرحیم — Regd. No. L. 5257

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

فی پرچہ ۱ آنہ

یوم :- چہار شنبہ ✱ ۱۸ رمضان المبارک ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۴/۹ | ۱۱ ہجرت ۱۳۳۴ھش ✱ ۱۱ مئی ۱۹۵۵ء | نمبر ۱۱۳

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بیروت سے بخیر و عافیت جنیوا پہنچ گئے

ربوہ ۱۰ مئی - قائمقام پرائیویٹ سیکرٹری مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ۸ مئی کو بیروت سے بخیر و عافیت جنیوا پہنچ گئے ہیں۔ آپ کی ارسال کردہ تار کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

جنیوا (سوئٹزرلینڈ) ۸ مئی بوقت ۲ بجکر ۳۲ منٹ شب

"حضور مع اہل بیت آج بخیر و عافیت جنیوا پہنچ گئے۔ طبیعت بفضلہ اچھی ہے بیروت کے ہوائی مستقر پر دمشق اور بیروت کے احمدی احباب نے حضور کو دلی دعاؤں کیساتھ الوداع کہا۔ حضور کل زیورچ روانہ ہو رہے ہیں۔"

احباب حضور ایدہ اللہ کی خیریت اور صحت کاملہ عاجلہ کے لئے خاص دعائیں جاری رکھیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا قیام دمشق

دمشق میں حضور ایدہ اللہ کی مصروفیات اور صحت کے متعلق اطلاعات

مکرم جناب چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ قائمقام پرائیویٹ سیکرٹری نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے قیام دمشق کے متعلق مزید رپورٹیں ارسال کی ہیں۔ جو ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔ آپ کی ارسال کردہ پہلی رپورٹ جو حضور ایدہ اللہ کے ورود دمشق کے تفصیلی حال پر مشتمل تھی۔ سات مئی کے الفضل میں پہلے ہی شائع ہو چکی ہے۔

یکم مئی ۱۹۵۵ء۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دمشق میں قیام کا آج دوسرا دن ہے۔ کل بندہ نے تقریباً ۱۱½ بجے رپورٹ تحریر کی تھی اس وقت تقریباً دس بجے شب کا وقت ہے اس عرصہ کی رپورٹ احباب کی اطلاع کے لئے پیش ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کل ظہر کی نماز کے لئے تشریف لائے باوجود اس کے کہ سفر کی تھکان تھی۔ حضور احباب کے طبعی اشتیاق کے پیش نظر مجلس میں تقریباً دو گھنٹے تشریف فرما رہے اور مختلف امور پر اظہار خیال فرماتے رہے۔ حضور کو اس سے سخت کوفت ہو گئی اور طبیعت میں بے چینی پیدا ہو گئی۔ اس وجہ سے رات نیند بھی مسلسل نہ تھی۔ صبح کے وقت طبیعت نسبتاً بہتر تھی اور حضور دوپہر کے کھانا سے قبل یہاں سے تین چار میل کے فاصلہ پر واقع باغ المنیشیہ میں تشریف لے گئے اہل بیت بھی ایک دوسری کار میں ہمراہ تھے۔ صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب۔ جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب۔ سید منیر الحصنی صاحب اور خاکسار کو بھی شرف معیت حاصل ہوا۔ اس باغ میں بہنے والی نہر پر کنارہ کے ساتھ نشست گاہیں بنی ہوئی ہیں۔ حضور کچھ وقت وہاں تشریف فرما رہے واپس تشریف لائے۔ ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں اور اسکے بعد مخلصین کو مصافحہ کا موقع عطا فرمایا۔

تقریباً ساڑھے پانچ بجے ڈاکٹر یوسف الموصلی معائنہ کے لئے تشریف لائے۔ انہوں نے اس رائے کا اظہار کیا کہ حضور کو مکمل آرام کی ضرورت ہے اور یہی اصل علاج ہے شیخ نور احمد صاحب منیر جو بیروت میں سلسلہ کے مبلغ ہیں کل تشریف لے آئے تھے آج لبنان کی جماعت کے ایک اور دوست بھی آئے تا حضور کی خدمت میں اصرار کے ساتھ یہ درخواست کریں کہ حضور بیروت میں بھی تشریف لا دیں اور جماعت کو زیارت کا موقع دیں۔ حضور نے ازراہ نوازش بیروت میں قیام منظور فرمایا ہے اور حضور امید ہے ۸ مئی کو بیروت سے آگے یورپ کی طرف پرواز سے قبل دو تین دن بیروت میں قیام فرمائیں گے۔

۲ مئی ۱۹۵۵ء۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے دمشق میں قیام کا آج تیسرا روز ہے۔ گذشتہ شب پہلے حصہ میں حضور کو نیند اچھی آئی۔ بعد میں کچھ وقفوں سے آرام فرماتے رہے۔ مکرم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نے بتایا ہے کہ ناشتہ کے وقت تک طبیعت اچھی رہی لیکن ناشتہ کے بعد سر میں قدرے بوجھ محسوس فرمانے لگے اور سارا دن طبیعت زیادہ اچھی نہیں رہی ہے ظہر و عصر کی نماز کے لئے تشریف لائے اور نماز کے بعد بعض شامی و فلسطینی احباب سے تھوڑی دیر عربی زبان میں فلسطین کے بارہ میں گفتگو فرماتے رہے۔ آج باہر تشریف نہیں لے گئے۔ لیکن دنیا کے اس حصہ میں سلسلہ کی ترقی کے بارہ میں بعض سکیموں پر غور فرماتے اور اصحاب الرائے سے مشورہ فرماتے رہے۔ قریباً ساڑھے پانچ بجے شام حضور کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضور کی طبیعت قدرے مضمحل معلوم ہوتی تھی۔ فرمایا سردی کا ہاتھوں پر اچھا اثر نہیں معلوم ہوتا۔ امید ہے کہ انشاء اللہ یورپ میں سردی اس رنگ میں تکلیف نہ دے گی کیونکہ وہاں کمرے مناسب حد تک گرم رکھے جاتے ہیں۔

مکرم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نے یہ بھی بتایا ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس ہاتھ سے جس پر بیماری کا حملہ ہوا تھا اپنا بٹن بند فرمایا۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اعصاب کی حالت میں خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت اصلاح ہے

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا آئندہ سفر کا پروگرام یہ طے ہوا ہے کہ حضور ۷ مئی کی صبح کو بیروت تشریف لے جائیں گے۔ اور وہاں سے آٹھ کی صبح کو روم کے رستہ شام کو ساڑھے آٹھ بجے جنیوا وارد ہوں گے۔ مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب روم تک حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہمراہ ہوں گے۔ وہاں سے وہ سیدھے ایمسٹرڈم تشریف لے جائیں گے۔

حضور کا خاندان خدا تعالیٰ کے فضل سے خیریت سے ہے۔

۳ مئی ۱۹۵۵ء۔ آج دمشق میں خاصی سردی تھی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گھر پر ہی رہے۔ باہر تشریف نہیں لے گئے۔ ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں اور پھر تھوڑی دیر مجلس میں رونق افروز رہے۔ جماعتی ترقی کی ایک اسکیم کے بارہ میں گفتگو فرماتے رہے

مکرم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی رپورٹ ہے کہ گذشتہ شب کے شروع حصہ میں نیند اچھی آگئی۔ لیکن بعد کے حصہ میں اس طرح مسلسل نیند نہ رہی۔ صبح حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ صرف سردی کی شکایت فرماتے رہے۔ بلڈ پریشر ٹھیک رہا۔

احباب، حضور کی شفائے کاملہ عاجلہ اور عمر دراز کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

خاکسار:-

مشتاق احمد باجوہ (دمشق)

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۱ مئی ۱۹۵۵ء

جرأت کی ضرورت

معاصر روزنامہ "اعلان" لائل پور اپنی ایک تازہ اشاعت میں لاہور کے غنڈہ گردی کے ایک واقعہ پر جس میں ایک تھانہ کے انچارج پولیس آفیسر کو اس لئے کہ اسے بد اخلاقی کے ایک اڈہ کا سراغ لگ گیا تھا۔ علاقہ کے "با اثر معززین" نے تھانہ سے تبدیل کرا دیا۔ اور اس طرح غنڈوں کو موقعہ دے دیا کہ وہ جرائم کی تکمیل کر سکیں تبصرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے:۔

"یہ واقعہ آج ہی ہمارے سامنے نہیں آیا ہے۔ اس قسم کی بے شمار مثالیں اس سے پہلے زیر گفتگو آ چکی ہیں۔ جن میں با اثر اور معززین کی دخل اندازی سے بڑے بڑے جرائم پر پردہ پڑ چکا ہے۔" (روزنامہ اعلان ۸ مئی ۱۹۵۵ء)

اس کی وجوہات پر روشنی ڈالتے ہوئے معاصر رقمطراز ہے کہ

"ہمارے ملک میں عزت و ذلت کا جو معیار قابل اعتماد سمجھا گیا ہے۔ یہ ساری کرشمہ سازیاں اسی کی ہیں۔ ہمارے دفاتر، اور حکومت اور پبلک کے کاروباری اداروں پولیس اور محکموں میں ہر وہ شخص التفات و توجہ کا مستحق ہے۔ جس کے زیر اثر کچھ بدمعاش اور غنڈے ہوں۔ جو جبر و استبداد سے دوسروں پر حکمرانی کر رہا ہو جس کے پاس حرام و حلال کی امتیاز کے بغیر رشوت دینے دلانے کے لئے روپیہ موجود ہو۔ جو فراوانی سے افسروں کو دعوتیں دے سکتا ہو۔ جو فراہمی زر کے مواقعہ پر سرکاری اور غیر سرکاری مطالبات کو پورا کر سکتا ہو۔ اس کے برعکس جو شخص یہ دلائل نہیں رکھتا۔ یا جس کے لباس کی بھڑک دیکھنے والے کی آنکھوں کو خیرہ نہیں کر سکتی۔ یا وہ ناجائز وسائل سے افسران کے مطالبات کو پورا نہیں کر سکتا۔ خواہ وہ اپنے کردار اخلاق کی رو سے سب سے زیادہ پاکیزہ نفس اپنی خدمات کے اعتبار سے سوسائٹی کا محسن ہی کیوں نہ ہو۔ تو اسے نہ تو کسی دفتر میں عزت کا مستحق سمجھا جاتا ہے۔ نہ اس سے کوئی افسر گفتگو گوارا کرتا ہے۔ نہ کلرک اس کے معاملہ پر توجہ دیتے ہیں۔ اور حد یہ ہے۔ کہ ایسے شخص کے لئے کسی بس کے اڈے سے بروقت ٹکٹ کا حصول بھی آسان نہیں ہے۔" (روزنامہ اعلان لائلپور ۸ مئی ۱۹۵۵ء)

معاصر نے ان الفاظ سے واقعی ہماری سوسائٹی کے نہایت گھناؤنے پہلو سے پردہ اٹھایا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ بہت سے بظاہر معزز کہلانے والے لوگ اپنے اپنے علاقہ کے ایسے لوگوں کی سرپرستی کرتے ہیں۔ جو جرائم پیشہ ہیں۔ ان معزز قسم کے لوگوں میں بعض تو ایسے ہوتے ہیں جو دراصل سرغنہ ہوتے ہیں۔ لیکن اکثر ایسے ہیں۔ جو اس خیال سے کہ یہ لوگ ان کے کسی وقت کام آئیں گے۔ مثلاً انتخابات میں یا اور معاملات میں ہر موقعہ پر جب ان پر کوئی مصیبت پڑتی ہے۔ تو آگے بڑھ کر ان کی امداد کرتے ہیں۔ ان کی سفارش کرتے ہیں۔

اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ عام شریف محنتی لوگ جو علاقہ میں رہتے ہیں اپنا اخلاقی اثر استعمال کرنے نہیں پاتے۔ اور علاقہ سے جرائم کو مٹانے کے لئے کوئی کوشش نہیں کر سکتے۔ بلکہ بعض حالات میں تو خود تکالیف اٹھا کر بھی خاموش رہتے ہیں۔ کیونکہ انہیں ڈر ہوتا ہے۔ کہ اگر انہوں نے آواز اٹھائی۔ تو ان کی کوئی مدد نہیں کریگا بلکہ مجرموں کی یا سداری کی جائے گی۔ یہ صورت حال واقعی کسی سوسائٹی کے لئے نہایت خطرناک ہے۔ چنانچہ معاصر لکھتا ہے۔

"ان حالات کا بدیہی انجام یہی ہے کہ سوسائٹی تیزی کے ساتھ رذیل اخلاق کا گہوارہ بن کر رہ جائے گی۔ اور بداخلاقی بے حیائی۔ جبر اور استبداد اس حد تک غالب آ جائے گا۔ کہ ہر شریف کو اپنی عزت و عصمت کے لئے بھی انہی "معززین" کی پناہ حاصل کرنا ہوگی۔" (اعلان لائل پور ۸ مئی ۱۹۵۵ء)

آخر میں معاصر نے مشورہ دیا ہے کہ:

"معاشرہ اور ملک کی حالت کو دیکھتے ہوئے ہماری رائے یہ ہے کہ ہنوز پانی سر سے نہیں گزرا ہے۔ اور ابھی یہ موقعہ باقی ہے کہ ملک کو اس خوفناک انجام سے بچا لیا جائے کہ نیکی بدی کی پناہ لینے پر مجبور ہو۔ اور اسکے بعد اس کا وجود ہی ختم ہو جائے۔ لیکن اس کی پہلی شرط یہ ہے۔ کہ جو لوگ اس ملک میں اخلاق اور نیکی کو زندہ دیکھنے کے متمنی ہیں۔ وہ اپنی قوتوں کو یکجا کریں۔ اپنے وسائل کو منظم کریں۔ اور اس بات کا عزم لے کر اٹھیں کہ انہیں بدی کو مٹانا اور نیکی کو غالب کرنا ہے۔ جب تک یہ نہیں ہوتا وہ صورت حال باقی رہے گی۔ جو مذکورہ خبر میں بیان کی گئی ہے" (روزنامہ اعلان لائل پور ۸ مئی ۱۹۵۵ء)

ہمیں یقین ہے کہ اگر شریف لوگ جن کی تعداد حقیقت میں ہر علاقہ میں بہت زیادہ ہوتی ہے۔ اور جیسا کہ ہم نے اوپر کہا ہے محض اپنی عزت کی خاطر سب کچھ دیکھتے اور جانتے ہوئے خاموش رہتے ہیں۔ اپنی طاقت کو مجتمع کریں۔ اور غنڈوں اور ان کے سرپرستوں کا مقابلہ کرنے کے لئے دلیری سے کام لیں تو یقیناً حالات بہتر ہو سکتے ہیں۔

سچی بات تو یہ ہے کہ عوام کی تعلیم و تربیت کی طرف ہمارے ملک میں بہت کم توجہ کی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ وہ لوگ جو علم دین کے مدعی ہیں۔ وہ بھی سوسائٹی میں عام اخلاقی معیار بنانے کی بجائے اکثر اوقات خود بھی "با اثر معززین" کا آلۂ کار بن جاتے ہیں۔ اگر ایسا نہ بھی ہو۔ تو یہ تو ایک عام ہوا چل گئی ہے۔ کہ یہ اصحاب بھی میدان سیاست میں قدم رکھنا ضروری سمجھتے ہیں۔ اور بعض وقت تو وہ خود بھی "با رسوخ معززین" میں شامل ہوتے ہیں۔

پنجاب کے گزشتہ فسادات میں جو تلخ حالات پیدا ہوئے تھے۔ اور جو آخر میں مارشل لاء پر جا کر منتج ہوئے۔ ایسی تلخ صورت ہرگز اختیار نہ کرتے۔ اگر فتنہ عنصر کی حوصلہ افزائی نہ ہوتی۔ اور وہ سطح پر نہ آ جاتا۔ یہ حقیقت ہے کہ اکثر عوام بھی زیادہ تر اسی عنصر سے خوف زدہ ہو کر کچھ نہ کچھ حصہ لینے پر مجبور تھے ہمیں ایسی بہت سی مثالیں یاد ہیں۔ جن سے صاف واضح ہو سکتا ہے کہ عام مسلمان شریف ہوتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ بعض بہکانے سے بہک بھی جاتے ہیں۔ لیکن زیادہ تر خوف سے ایسا کرتے ہیں۔ کیونکہ جیسا کہ ہم نے اوپر کہا ہے انہیں بے عزت کرنے اور لوٹ لینے کی دھمکیاں دی جاتی ہیں۔ بہرحال اگر معاصر روزنامہ "اعلان" کے مشورہ پر عمل کیا جائے۔ اور ساتھ ہی ہمارے اہل علم حضرات عوام میں شرافت اور اخلاق کے قیام کے لئے جرأت پیدا کرنے کی صحیح روح پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ تو ہمیں یقین ہے کہ ہمارے ملک سے جرائم کی...

خدا جس کو رکھےّ

از محترم عبدالسلام صاحب اختر ایم۔ اے

کٹھن راستہ ہے بہت دور منزل حوادث کا ڈر بے کلی کا زمانہ
الٰہی جہاں سے وہ گزریں وہیں پر نگاہِ کرم از رہِ خسروانہ

بہت میں نے سوچا بہت میں نے سمجھا بالآخر یہی راز پایا جہاں میں
خدا جسکو رکھےّ اسے کون چکھےّ ہزار آندھیاں ہوں بلائے زمانہ

خلوص و وفا کے پُجاری سنبھل کر گلوں کے تبسم میں کانٹے ہیں پنہاں
زمانے کی رَو میں کہیں بہہ نہ جانا زمانے کی رَو ہے بڑی شاطرانہ

خجل ہیں فضائیں یہ پہچانتا ہوں جبینِ فلک پر ہے شرمندگی سی
مرے ساتھ کچھ دَور ایسے بھی گزرے کہ جن پر بہت منفعل ہے زمانہ

نہ جانے کوئی حد بھی ہے یا نہیں ہے محبت کی بیتابیوں کی جہاں میں
ستاروں سے میں سُن رہا ہوں ابھی تک کچھ انکی کہانی کچھ اپنا فسانہ

وطن سے رواں ہونے والو سلامت! مگر اس گھڑی ہم کو بھی یاد رکھنا
دمشقی مناروں پہ جب گونج اٹھّے بوقتِ سحر نعرۂ والہانہ

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالناصر

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام احباب جماعت کے نام

اگر چاہتے ہو کہ میری نگرانی میں اسلام کی فتح کا دن دیکھو تو دعاؤں اور قربانیوں میں لگ جاؤ

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا مندرجہ ذیل اہم پیغام گو پہلے بھی شائع ہو چکا ہے۔ لیکن بطور یاددہانی پھر شائع کیا جاتا ہے۔

برادران!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

جیسا کہ آپ کو معلوم ہے۔ گذشتہ ہفتہ ۲۶ فروری کو مغرب کے قریب مجھ پر بائیں طرف فالج کا حملہ ہوا۔ اور تھوڑے سے وقت کے لئے میں ہاتھ پاؤں چلانے سے معذور ہو گیا۔ پہلے ڈاکٹروں کا خیال ہوا کہ شاید Cerebral Therombasis کا حملہ ہوا ہے۔ یعنی بعض شریانوں میں خون منجمد ہو گیا۔ اور جو خون دماغ کو غذا پہنچاتا ہے۔ اور جس سے فکر انسانی اور عقل انسانی پیدا ہوتے ہیں۔ اس کمی کی وجہ سے دماغ کا عمل معطل ہو گیا۔ اور دماغ نے کام کرنا چھوڑ دیا۔ مگر بعد میں دوسرے ماہرین ڈاکٹر جو لاہور سے بلوائے گئے۔ انہوں نے رائے ظاہر کی۔ کہ یہ حملہ اتنی جلد گزر گیا ہے۔ کہ یہی سمجھنا چاہیئے۔ کہ دماغ کی رگ پھٹی نہیں اور نہ ہی دماغ یا دل کے Therombasis کا حملہ ہوا ہے۔ بلکہ صرف بعض خون کی رگیں سکڑ گئیں (Vaso Spesin) اور ان کی وجہ سے دماغ کو خوراک پہنچنی بند ہو گئی ہے۔ ان ڈاکٹروں کا خیال تھا۔ کہ چند ہفتوں میں دماغی حالت اپنے معمول پر آجائے گی۔ لیکن اب تک جو ترقی ہوئی ہے۔ اس کی رفتار اتنی تیز نہیں۔ پہلے دن تو میں کسی چیز کو اپنے بائیں ہاتھ سے پکڑ نہیں سکتا تھا۔ ہاتھ ڈالتا کہیں تھا اور پڑتا کہیں تھا۔ اب ہاتھ کی حس میں یہ تبدیلی پیدا ہوئی ہے۔ کہ جس چیز کو پکڑنے کا ارادہ کرتا ہوں۔ اس تک ہاتھ پہنچ جاتا ہے۔ یعنے فاصلہ اور جہت کا اندازہ ٹھیک ہونے لگ گیا ہے۔ مگر اس بیماری میں لیٹے رہنے کی وجہ سے پاؤں میں کمزوری محسوس ہوتی ہے۔ آدمیوں کے سہارے سے ایک دو قدم چل سکتا ہوں۔ مگر وہ بھی مشکل سے اور چلنے سے پیر لڑکھڑا جاتے ہیں۔ اور گھٹنوں میں درد معلوم ہوتی ہے۔ دماغ اور زبان کی کیفیت ایسی ہے۔ کہ میں تھوڑی دیر کے لئے بھی خطبہ نہیں دے سکتا۔ اور ڈاکٹروں نے دماغی کاموں سے قطعی طور پر منع کر دیا ہے۔ حتےٰ کہ معمولی ملاقاتوں سے بھی۔ ان کے خیال میں مجھے کسی چیز کے متعلق سوچنا نہیں چاہیئے۔ اور ابھی میرے سامنے تفسیر القرآن کا بہت بڑا کام پڑا ہے۔ ان حالات میں ڈاکٹری مشورہ سے یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ میں اہل وعیال اور دفتری عملہ کو لے کر کچھ عرصہ کے لئے یورپ چلا جاؤں۔ تاکہ جلد ہی اس مرض کی روک تھام ہو جائے۔ پہلے امریکہ کا خیال تھا۔ مگر چونکہ امریکہ کا ایکسچینج نہیں ملتا۔ اس لئے اس ارادہ کو چھوڑنا پڑا۔ لیکن یورپین علاقہ میں انگریزی سکہ چل جاتا ہے۔ اور برطانوی کامن ویلتھ کے مختلف علاقوں میں ہماری جماعت خدا کے فضل سے کافی تعداد میں موجود ہے۔ مثلاً افریقہ کے کئی علاقے وغیرہ وغیرہ۔ اس لئے یورپ جانے میں مشکلات بہت کم ہیں۔ میں نے ۶ مارچ کو چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کو مشورہ کے لئے تار دی۔ تو انہوں نے تار میں جواب دیا ہے کہ خدا کے فضل سے یورپ کے بعض ممالک میں علاج کی بہت سی سہولتیں پیدا ہو گئی ہیں۔ اور کافی سامان مل سکتا ہے۔ اس لئے پیشتر اس کے کہ تکلیف بڑھ جائے۔ میں یورپ چلا جاؤں۔ اور وہاں کے ڈاکٹروں سے علاج کراؤں۔ تاکہ میں اچھا ہو کر خطبہ بھی دے سکوں تفسیر بھی مکمل کر سکوں۔ اور جماعتی ترقی کے لئے جس غور و فکر کی ضرورت ہوتی ہے وہ قائم رہے۔ چونکہ سکہ کی دقتیں یورپ کے سفر میں ہمارے راستہ میں اس قدر روک نہیں ہوں گی۔ جس قدر امریکہ کے سفر میں ہو سکتی ہیں۔ اس لئے اس سفر کے لئے ممکن ہے کہ اگر سلسلہ کے پاس روپیہ ہو۔ تو گورنمنٹ کی طرف سے غیر ملکی سکہ مل جائے۔ یا اگر ہماری افریقہ کی جماعتیں اخلاص کا ثبوت دیں۔ تو غیر ملکی سکہ کی بہت سی مشکلات ان کے ذریعہ سے پوری ہو جائیں گی۔ کیونکہ ان کے پاس وہی سکہ ہے۔ جو یورپ میں چلتا ہے۔ جب میں ۱۹۲۴ء میں انگلینڈ گیا تھا۔ تو ہندوستان کی مالی حالت بہت خراب تھی۔ اور ہندوستانی جماعت اخراجات سفر برداشت نہیں کر سکتی تھی۔ اس وقت زیادہ ایسٹ افریقہ عراق اور چند اور غیر ممالک کے احمدیوں نے اکثر حصہ بوجھ کا اٹھایا تھا۔ قادیان کی انجمن ہمارے کھانے کے لئے بھی خرچ نہیں بھجوا سکی تھی۔ مگر اللہ تعالےٰ نے افریقہ اور عرب کی جماعتوں کے اندر اس قدر اخلاص اور ایمان پیدا کر دیا۔ کہ سارے قافلہ کے کھانے اور تبلیغ کا خرچ میں ادا کرتا تھا۔ یا یوں کہو کہ اللہ تعالےٰ میرے ذریعہ سے ادا کرتا تھا۔ واقعہ اس طرح ہوا۔ کہ میں نے مالی مشکلات کو دیکھتے ہوئے ایسٹ افریقہ کے چند دوستوں کو لکھا کہ مجھے سفر کی ضرورتوں اور جماعت کے وفد کے اخراجات کے لئے کچھ انگریزی سکہ قرض کے طور پر دے دیں۔ وہ آدمی تو تھوڑے سے تھے۔ مجھے یاد ہے۔ کہ اس وقت تک ایسی حیثیت کے آدمی چند تھے۔ جہاں تک مجھے یاد ہے میاں اکبر علی صاحب سید معراج الدین صاحب اور بابو محمد عالم صاحب ممباسوی ایسی حالت میں تھے۔ کہ کچھ قرضہ دے سکیں۔ لیکن ایمان دنیا کے خزانوں سے بڑا ہوتا ہے ایمان نے ان کی تمام مالی کمزوریوں کو دور کر دیا۔ مجھے یاد ہے کہ بابو اکبر علی صاحب صاحب نے اپنی تجارت کا ایک حصہ نیلام کر دیا۔ اور روپیہ مجھے قرض بھجوا دیا چونکہ یہ جماعتی حساب میں تھا۔ جماعت نے ادا کر دیا۔ مگر اس وقت ایک عجیب لطیفہ ہوا جو خدا کی قدرت کا نمونہ تھا۔ عراق میں ہمارے صرف ایک احمدی دوست تھے۔ اور ان کی مالی حالت کچھ اچھی نہیں تھی۔ میں نے ان کو بھی خط لکھا۔ انہوں نے اپنے کسی اور دوست سے ذکر کر دیا۔ ایک دن لنڈن کے ایک بنک نے مجھے اطلاع دی کہ تمہارے نام اتنے سو پونڈ آیا ہے۔ میں نے سمجھا۔ کہ قادیان نے مبلغین کے قافلہ کا خرچ بھجوایا ہے۔ لیکن دریافت کرنے پر بنک نے بتایا کہ قادیان یا ہندوستان سے وہ روپیہ نہیں آیا۔ بلکہ عراق سے آیا ہے۔ میں نے بیت المال قادیان کو اطلاع دی کہ آپ لوگوں نے قرض کی تحریک کی تھی۔ اور میں نے بھی اس کی تصدیق کی تھی۔ اس سلسلہ میں روپیہ آنا شروع ہوا ہے۔ آپ نوٹ کر لیں۔ اور چونکہ بعد میں ادا کرنا ہے۔ اور عراق کا پتہ انکو بتا دیا کہ یہاں سے اتنے سو پونڈ آیا۔

جب میں ہندوستان واپس آیا۔ تو میں نے اس وقت کے ناظر صاحب بیت المال سے کہا کہ کیا اس روپیہ کا پتہ لیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم رجسٹریاں لکھ لکھ کر تھک گئے ہیں۔ سارے احمدی انکاری ہیں کہ ہم نے روپیہ نہیں بھیجا۔ پہلے تو سید غیر احمدی کو خط لکھنے شروع کئے

سلسلہ اس کو اپنے حساب میں درج کرلے۔ لیکن کئی ماہ مسلسل رجسٹری خطوط بھجوانے کے بعد ایک جواب آیا۔ اور وہ جواب یہ آیا۔ کہ آپ کو غلطی لگی ہے۔ کہ میں نے سلسلہ احمدیہ کو کوئی قرض دیا ہے۔ چھ سو یا آٹھ سو پونڈ انہوں نے لکھے کہ میں نے لنڈن بنک کے ذریعہ آپ کو بھجوائے تھے۔ مگر وہ بیت المال کو قرض نہیں بھجوائے تھے۔ بلکہ وہ آپ کو نذرانہ تھے۔ اس خط کے وصول ہونے پر میری حیرت کی حد نہ رہی۔ کہ اس غیر احمدی کو اللہ تعالےٰ نے وہ توفیق دی۔ جو کئی احمدیوں کو بھی نہ ملی تھی۔ ممکن ہے غیر احمدیوں میں کوئی مالدار ہو۔ مگر میرے علم میں تو غیر احمدیوں میں بھی کوئی اتنا مالدار نہیں تھا۔ جو اس بشاشت سے چھ سو یا آٹھ سو پونڈ نذرانہ بھجوا دے۔ مگر بہرحال چونکہ وہ سلسلہ کے لئے مدنظر تھا اور وہ بھیجنے والا غیر احمدی تھا۔ اس لئے میں نے نوٹ کرلیا۔ کہ یہ روپیہ سلسلہ کا ہے۔ اور مسجد لنڈن کے حساب میں میں نے وہ رقم بنک میں جمع کرادی۔ اور حساب کرکے گذشتہ سال تحریک جدید کو مسجد لنڈن کے حساب میں میں نے وہ رقم بنک میں جمع کرادی اور حساب کرکے گذشتہ سال تحریک جدید کو مسجد لنڈن کے حساب میں ۷۳۱ یا ۷۵۰ پونڈ ادا کردیئے۔ جس سے مسجد لنڈن کی مرمت وغیرہ ہوئی۔ بہرحال اس طرح میں بھی اپنے قرض سے سبکدوش ہوا۔ اور مسجد کی مرمت بھی ہوگئی۔ اور خدا تعالےٰ نے خانۂ خدا خانۂ کفر میں بنوانے کی توفیق بخشی اسی نے وہ نذرانہ بھیج کر مجھ پر احسان کیا۔ اللہ تعالےٰ نے مجھے توفیق بخشی کہ میں اس کے احسان کی قدر اس صورت میں ظاہر کروں۔ کہ وہ روپیہ خانۂ خدا کے بنانے پر خرچ ہو جائے۔

اس وقت ہماری جماعت اس وقت سے کئی گنے زیادہ ہے۔ بلکہ شاید بیس گنے زیادہ ہے اور اگر مرکز احمدیت کی تحریک پر وہ لوگ بھی انگریزی سکہ سے ہماری مدد کریں۔ خواہ قرض کے طور پر ہی ہو۔ تو یہ سفر ہمارا آسانی سے گزر جاتا ہے۔ چونکہ میں بیماری کی وجہ سے جا رہا ہوں۔ اس لئے امید ہے۔ کہ گورنمنٹ کی طرف سے بہت سا انگریزی سکہ خریدنے کی اجازت مل جائے گی۔ لیکن وہ لوگ جن پر پاکستانی قانون نہیں چلتا۔ اگر انگریزی سکہ ہمیں مہیا کردیں۔ تو انٹرنیشنل قانون کے ماتحت یہ جرم نہیں۔ اللہ تعالیٰ احباب جماعت کو یہ توفیق دے۔ کہ وہ اپنے فرض کو سمجھ سکیں۔ ادا کرسکیں۔ تاکہ اگر وحی جلی ان پر نازل نہیں ہوئی۔ تو وحی خفی تو ان پر نازل ہو جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام ہے سینصرک رجال نوحی الیھم من السماء۔ عنقریب تیری مدد وہ لوگ کریں گے۔ جن پر ہم وحی کریں گے۔ گویا جو شخص حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مدد کرتا تھا۔ وہ وحی کے ماتحت کرتا تھا۔ یہی معاملہ خدا کا میرے ساتھ رہا ہے۔ میں نے تو ہمیشہ خدا تعالےٰ کا ہاتھ پکڑا ہے۔ اور اس سے کہا ہے۔ کہ اپنے نوکر کو دوسروں کی ڈیوڑھی سے مانگ کر گذارہ کرنے پر مجبور مت کر کیونکہ اس میں نوکر کی ہتک نہیں۔ آقا کی ہتک ہے۔ اگر میرا نوکر دوسرے کے گھر سے روٹی مانگے تو وہ میری عزت برباد کرتا ہے۔ اس لئے کبھی انسان کے مال پر نہ میں نے نظر رکھی ہے۔ نہ آئندہ کبھی رکھوں گا۔ اللہ تعالےٰ نے ہمیشہ میری خود ہی مدد کی ہے۔ اور آئندہ بھی وہی مدد کرے گا۔ کسی نے میری مدد نہیں کی۔ کہ خدا تعالیٰ نے اس سے بیسیوں گنے اس کی مدد نہ کی ہو۔ درجنوں مثالیں اس کی موجود ہیں۔ جو چاہے میں اس کا ثبوت دے سکتا ہوں۔ تاکہ کوئی یہ نہ شبہ کرے۔ کہ میں لوگوں پر اثر ڈالنے کے لئے یہ بات کر رہا ہوں۔ آخر وہ اس کا کیا جواب دے گا۔ کہ ایک شخص جو بالکل غریب حالت میں تھا۔ اس نے میری مدد کی۔ تو اللہ تعالےٰ نے اس کو دولت دے دی یا اسکی اولاد کو اتنی تعلیم دلادی کہ وہ صاحب اثر و رسوخ بن گیا۔

خیال ہے خدا توفیق دے تو اپریل میں ہوائی جہاز کے ذریعہ سے جاؤں۔ احباب دعا کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ اس کے لئے راستہ کھول دے۔ اور اگر یہ سفر اللہ تعالےٰ کے منشاء کے بموجب ہے۔ تو اس کو صحت کا موجب بنا دے۔

دوستوں نے سفر امریکہ کے لئے گذشتہ شوریٰ پر ایک چندہ کی تحریک کی تھی۔ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ حفاظت خاص یعنی جماعت احمدیہ کے امام کی حفاظت کے لئے جو رقوم تجویز کی گئی تھیں۔ گو کافی روپیہ اس میں آیا ہے۔ مگر جتنی ضرورت ہے۔ اتنا نہیں آیا۔ اس لئے میں اپنے مخلصوں اور مخلصوں سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ فیصلہ جو خود ان کا ہے۔ کم سے کم اسے پورا کرنے کی کوشش کریں۔ تاکہ غیروں کے سامنے شرم اور ذلت محسوس نہ ہو۔

اس موقعہ پر میں یہ کہنے میں بھی فخر محسوس کرتا ہوں۔ کہ مجھے جو شکوہ پیدا ہوا تھا۔ کہ اس سال تحریک کے وعدے پورے نہیں آرہے۔ خدا تعالےٰ نے جماعت کو اس شکوہ کے دور کرنے کی توفیق بخش دی ہے۔ اور اب خدا تعالےٰ کے فضل سے آج کی تاریخ تک قریباً چھ ہزار کے وعدے زائد آچکے ہیں۔ اور موجودہ رفتار پر قیاس رکھتے ہوئے کہا جا سکتا ہے۔ کہ انشاء اللہ تعالےٰ میعاد کے آخر تک اللہ تعالےٰ کی مدد اور نصرت سے چالیس پچاس ہزار روپے کے وعدے بڑھ جائیں گے۔ دنیا کی نظروں میں یہ بات عجیب ہے۔ مگر خدا کے عجیب کی نظر میں یہ بات عجیب نہیں۔ کیونکہ اس کے مخلص بندوں کے ہاتھوں سے ایسے معجزے ہمیشہ ہی ظاہر ہوتے چلے آتے ہیں۔ اور قیامت تک ظاہر ہوتے چلے جائیں گے۔ پہلے بھی خدا تعالےٰ ایسے ہی بندوں کے چہروں سے نظر آتا رہا ہے۔ اور اب ہمارے زمانہ میں بھی ایسے ہی انسانوں کے چہروں سے خدا نظر آئے گا۔ اور ان کے دلوں اور ایمانوں سے ایسے معجزے ظاہر نہیں ہوں گے۔ بلکہ برسیں گے۔ منکر انکار کرتے چلے جائیں گے۔ جبرائیل کا قافلہ بڑھتا جائے گا۔ اور آخر عرش تک پہنچ کر دم لے گا۔ عرش کا راستہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے معراج کی رات اپنی امت کے لئے کھول دیا ہوا ہے۔ اب کوئی ماں ایسا بیٹا نہیں جنے گی۔ جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کا کھولا ہوا راستہ بند کر سکے۔ شیطان حسد سے مر جائیگا۔ مگر خدا تعالےٰ کی مدد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کو شیطانی حسد کی آگ سے بچالے گی۔ دوزخ چاہے گندھک کی آگ کی بنی ہوئی ہو یا حسد کی آگ سے صاحب الفلق رسولؐ اس سے محفوظ کیا گیا ہے۔ اور قیامت تک محفوظ رہے گا۔ دوزخ کے شرارے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے دشمنوں کے لئے ہیں۔ اس کے دوستوں کے لئے کوثر کا خوشگوار پانی اور جنت کے ٹھنڈے سائے ہیں۔ صرف اتنی ضرورت ہے۔ کہ وہ ہمت کرکے ان سایوں کے نیچے جا بیٹھیں۔ اور آگے بڑھ کر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے ہاتھ سے کوثر کا پانی لے لیں۔ لوگ اپنے باپ کی زمینوں اور مکانوں کو نہیں چھوڑتے۔ اور ملک کی اعلیٰ عدالتوں تک جاتے ہیں۔ کہ ہمارا ورثہ ہمیں دلوایا جائے۔ اگر مسلمانوں میں سے کوئی بدبخت اپنے روحانی باپ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے ورثہ کو نظر انداز کرتا ہے۔ تو اس پر افسوس ہے۔ اس کو تو فیڈرل کورٹ تک نہیں بلکہ عرش کی عدالت تک اپنے مقدمہ کو لے جانا چاہیئے۔ اور اپنا ورثہ لیکر چھوڑنا چاہیئے۔ اگر وہ ہمت نہ ہارے گا۔ اگر وہ دل نہ چھوڑے گا تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ورثہ اس کو ملے گا اور ضرور ملے گا۔ صاحب العرش کی عدالت کسی کو اس کے حق سے محروم نہیں کرتی۔ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کا روحانی باپ دنیا کے ظالم دادوں کی طرح اپنے پوتوں کو طبعی حق سے محروم نہیں کرتا بلکہ جب وہ اس سے اپیل کرتے ہیں۔ وہ ان کے روحانی باپ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کا ورثہ ان کو دیتا ہے۔ بلکہ ورثہ کے حصہ سے بھی بڑھ کر دیتا ہے۔ کیونکہ وہ رحیم کریم ہے۔ اور وہ رحیم کریم یہ برداشت نہیں کرسکتا۔ کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی وفات کے بعد ان کی روحانی اولاد اپنے ورثہ سے محروم ہو جائے۔ سو دوستو بڑھو کہ تمہیں ترقی دی جائے گی۔ قربانی کرو کہ تمہیں دائمی زندگی عطا کی جائے گی۔ اپنے فرض کو پہچانو کہ خدا تعالےٰ اس سے بڑھ کر اپنے فرض کو پہچانے گا۔ اور جب وہ وقت آئے گا۔ تو نہ صرف تمہارے گھر برکتوں سے بھر جائیں گے۔ بلکہ ہر وہ گوشت کا لوتھڑا جو تمہارے جسم سے نکلے گا۔ اس کو بھی برکتوں کی چادر میں لپیٹ کر بھیجا جائیگا۔ اور جو تمہارے ہمسائے میں رہے گا۔ اس پر بھی برکتیں نازل ہوں گی۔ جو تم سے محبت کرے گا۔ اس سے خدا تعالیٰ محبت کرے گا۔ اور جو تم سے دشمنی کرے گا۔ اس سے خدا تعالیٰ دشمنی کرے گا۔

میں نے آپ کو کبھی نہیں کہا تھا۔ کہ آپ میرے باہر جانے کی کوئی سکیم بنائیں۔ یہ سکیم آپ لوگوں کی طرف سے پیش ہوئی۔ آپ نے ہی اسے منظور کیا۔ میں نے ایک لفظ بھی اس کے حق میں نہیں کہا۔ اب آپ کا فرض ہے۔ کہ تکلیف اٹھا کر بھی جو ریزولیوشن آپ نے پاس کیا تھا۔ اسکو پورا کریں۔ دوستوں کو میں اس طرف بھی توجہ دلاتا ہوں۔ کہ قادیان میں ایک امانت فنڈ کی میں نے تجویز کی تھی۔ اور وہ یہ تھی۔ کہ قادیان کی ترقی کے لئے احباب کثرت سے امانتیں قادیان میں جمع کروائیں۔

خاص خاص وقت پر اپنی اغراض کے لئے خلیفۂ وقت سے جماعت بوقت ضرورت کچھ قرض لے لیا کریں گے۔ اس سے احباب کا روپیہ بھی محفوظ رہے گا اور بغیر ایک پیسہ چندہ لئے جماعت کے کام ترقی کرتے رہیں گے۔ قادیان میں اس تحریک کے مطابق ترقی کرتے کرتے ستائیس لاکھ روپیہ اس امانت میں پہنچ گیا تھا اور بغیر ایک پیسہ کی مدد کے احباب کرام سلسلہ کی خدمت کرنے کی توفیق پا جاتے تھے۔ چنانچہ اس تحریک کا نتیجہ تھا کہ پارٹیشن کے بعد جب سارا پنجاب لٹ گیا۔ تو جماعت احمدیہ کے افراد محفوظ رہے اور ان کو اس امانت کے ذریعہ دوبارہ پاکستان میں پاؤں جمانے کا موقعہ مل گیا۔ اس کی تفصیل کہ کس کس طرح اس روپیہ کو نکالا اور خرچ کیا۔ اور پھر احباب کو واپس کیا۔ یہ تو جب اس زمانہ کی تاریخ لکھی جائے گی۔ تو اس میں تفصیلاً آئے گا۔ مگر بہر حال جس طرح جماعت کے افراد اپنے پاؤں پر کھڑے رہے۔ وہ ظاہر ہے اگر اب بھی دوست میری بات کو مانیں گے۔ تو انشاء اللہ بڑی بڑی برکتیں حاصل کریں گے انہی اغراض کے ماتحت روپیہ جمع کرانا ہوگا۔ جو میں نے اوپر بیان کی ہیں۔ تحریک صدر انجمن احمدیہ اور میں انشاء اللہ ذاتی طور پر ان امانتوں کے واپس کرنے کے ذمہ دار ہوں گے جس طرح پہلے دور میں ذمہ دار تھے۔ اور ایک ایک پیسہ احباب کو ادا کر دیا تھا روپیہ کا گھر میں پڑے رہنا یا سونے کی صورت میں عورتوں کے پاس رہنا قومی ترقی کے لئے روک ہے۔ اس لئے اپنی اولادوں کی ترقی کی خاطر ان کی تعلیم اور پیشوں کی ترقی کی خاطر اپنی آمدن میں سے تھوڑی ہو یا بہت پس انداز کرنے کی عادت ڈالیں اور امانت کے طور پر تحریک جدید یا صدر انجمن کے خزانہ میں جمع کراتے رہیں اور اس کا نام امانت خاص رکھیں۔ یہ امانت اوپر کے بیان کردہ اغراض کے لئے ہوگی صرف اتنا فرق ہوگا کہ جو شخص اپنی امانت میں سے دس ہزار روپے یا اس سے زائد لینا چاہے اسے عام طور پر سات دن کا نوٹس دینا ہوگا۔ مگر یہ ضروری نہیں امانت داروں کی ضرورت کے مطابق فوری روپیہ بھی ادا کر دیا جائے گا۔ مگر جو لوگ چند سو یا ہزار لینا چاہیں گے۔ ان کو بغیر کسی نوٹس کے فوری طور پر روپیہ ادا ہو جائے گا۔ میں امید رکھتا ہوں کہ سلسلہ کی تمام خواتین اور مرد میری اس تحریک پر لبیک کہیں گے اور بغیر پیسہ خرچ کرنے کے دین و دنیا کے لئے ثواب عظیم کمائیں گے اور انشاء اللہ یہ امانت ان کی مالی ترقی کا بھی موجب بنے گی۔ اور اس کے لئے سکیم آئندہ بنائی جائے گی۔ چونکہ یہ ایک مؤقت امانت ہوگی جس کے لئے آٹھ دن کے نوٹس کی شرط ہوگی۔ یہ قرضہ بن جائے گا اور زکوٰۃ سے آزاد ہو جائے گا۔ اور ان کے کام میں کوئی نقص نہیں ہوگا۔ اگر جماعت کے مرد اور عورتیں اس طرف توجہ کریں تو پندرہ بیس لاکھ روپیہ چند روز میں جمع ہونا مشکل نہیں اور یورپ کا سفر اور سلسلہ کے کام بسہولت جاری رہ سکیں گے اور مالی اعتبار سے بھی مجھے بے فکری رہے گی۔

میں اس وقت بالکل بے کار ہوں اور ایک منٹ نہیں سوچ سکتا۔ اسلئے اپنے پرانے حق کی بنا پر جو پچاس سال سے زیادہ عرصہ کا ہے۔ تمام بہنوں اور بھائیوں سے درخواست کرتا ہوں کہ دعا کریں کہ خدا تعالیٰ مجھے بے عملی کی زندگی سے بچائے۔ کیونکہ اگر یہ زندگی خدا نخواستہ لمبی ہونی ہے۔ تو مجھے اپنی زندگی سے موت زیادہ بھلی معلوم ہوگی سو میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ اے میرے خدا جب میرا وجود اس دنیا کے لئے بے کار ہے تو تو مجھے اپنے پاس جگہ دے۔ جہاں میں کام کر سکوں۔ سو اگر چاہتے ہو کہ میری نگرانی میں اسلام کی فتح کا دن دیکھو تو دعاؤں اور قربانیوں میں لگ جاؤ تاکہ خدا تمہاری مدد کرے۔ اور جو کام ہم نے مل کر شروع کیا تھا۔ وہ ہم اپنی آنکھوں سے کامیاب طور پر پورا ہوتا دیکھیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ اس امانت کی تحریک کے متعلق مجھے بار بار تحریک کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ بلکہ احباب جماعت اور خواتین خود ہی یہ تحریک اپنے دوستوں میں کرتے رہیں گے اور اسکو زندہ رکھیں گے۔

جب ۱۹۲۴ء میں میں نے لندن کا سفر کیا تھا تو اس قدر مالی تنگی ہو گئی تھی۔ کہ تبلیغ کے لئے جو وفد گیا تھا۔ اس کا خرچ بھی مجھ کو ہی دینا پڑا تھا۔ مگر اب ڈاکٹروں کی ہدایت ہے کہ فکر بالکل نہ کریں اگر یہ تجویز کامیاب ہو جائے۔ تو میری فکر بھی دور ہو جائے۔ اور اللہ تعالیٰ آپ کو بھی اس نیکی میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ والسلام

خاکسار:-

مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی

۱۱/۳/۵۵

اسلامی آئین اور علمائے پاکستان کی ذمہ داریاں

از مکرم مولوی محمد احمد صاحب ثاقب مولوی فاضل پروفیسر جامعۃ المبشرین ربوہ

(۳)

وضع حدیث کی دوسری مثال

حضرت امیر معاویہ اور حضرت علی رضؓ کا باہمی تنازعہ اس قدر طول پکڑ گیا کہ مسلمان دو مخالف کیمپوں میں بٹ گئے۔ قدرتی طور پر علمار کرام کے بھی دو گروہ ہو گئے۔ جن علمار نے امیر معاویہ کے ساتھ شامل ہونے میں عافیت سمجھی وہ ان کے ساتھ ہو لئے اور جن علمار کے نزدیک حضرت علیؓ حق پر تھے انہوں نے حضرت علیؓ کا دامن پکڑ لیا

چنانچہ حضرت علیؓ اور حضرت امیر معاویہ کی باہمی جنگ کے ساتھ ساتھ علمار کرام نے بھی ایک کی مدح اور دوسرے کے ذم میں حدیثیں وضع کرنی شروع کر دیں۔ نمونہ ملاحظہ ہو۔

قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انت منی یا معاویۃ و انا منک۔ (تذکرۃ الموضوعات ص۱۰۱)

ترجمہ۔ رسول کریم صلعم نے ارشاد فرمایا۔ اے معاویہ تم میرے ہو اور میں تمہارا ہوں۔

ادھر مخالف کیمپ کے مولوی صاحب بھلا کب چپ رہ سکتے تھے۔ انہوں نے بھی ایک دلچسپ حدیث امیر معاویہ کی مذمت میں وضع کر لی۔ جس کا متن یہ ہے۔

لکل امۃ فرعون و فرعون ھذہ الامۃ معاویہ بن ابی سفیان (تذکرۃ الموضوعات ص۱۰۰)

ترجمہ۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر امت میں ایک فرعون ہوتا ہے اور میری امت کا فرعون معاویہ بن ابی سفیان ہے۔

ملاحظہ ہو یہ دونوں حدیثیں حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہیں اور ایک ہی شخص کے متعلق ہیں۔ ایک حدیث میں جس شخص کو اپنا ہی وجود قرار دیا گیا۔ دوسری حدیث میں اسی شخص کو فرعون ملعون کے مثل قرار دیا گیا۔ ؎

جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

وضع حدیث کی تیسری مثال

حضرت امام ابو حنیفہ اور حضرت امام شافعیؒ کے بلند مقام اور مرتبہ سے کس شخص کو انکار ہو سکتا ہے۔ لیکن علمار کی دست برد سے ان ائمہ کی ذات والا صفات بھی محفوظ نہ رہ سکی۔

امام ابو حنیفہؒ اور امام شافعیؒ کے درمیان بعض اجتہادی مسائل میں اختلاف چلا آتا ہے۔ آج بھی یہ بحثیں مدارس عربیہ میں فقہ کے درس میں سننے میں آتی رہتی ہیں۔ اس وقت کے علمار ذرا دو قدم آگے بڑھ گئے ہیں۔ انہوں نے امام ابو حنیفہ کی مدح اور حضرت امام شافعی کی مذمت میں نہایت دلچسپ حدیثیں وضع کی ہیں۔ نمونہ ملاحظہ ہو

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سراج امتی ابوحنیفہ۔ (لآلی سیوطی)

کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کا چراغ ابو حنیفہ ہیں۔ امام شافعی کے متعلق یہ حدیث وضع کی گئی۔

عن انس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سیکون من امتی رجل یقال لہ محمد ابن ادریس اضر علی امتی من ابلیس (تذکرۃ الموضوعات ص۱۱۱)

ترجمہ۔ حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عنقریب میری امت میں ایک شخص پیدا ہوگا۔ جس کا نام محمد بن ادریس ہوگا۔ (حضرت امام شافعیؒ کا نام محمد بن ادریس تھا) وہ شخص میری امت کو ابلیس سے بھی زیادہ نقصان پونچانے والا ہوگا۔

یہ چند حدیثیں میں نے بطور نمونہ بیان کی ہیں ورنہ ایسی حدیثیں کئی جلدوں میں شائع شدہ ہیں۔ جن کا اس جگہ درج کرنا ناممکن ہے۔

علمار کے ان کارناموں کی وضاحت کے بعد میں اب ادب و احترام کے ساتھ پاکستان کے علمار سے درخواست کروں گا کہ وہ اپنے ہر قول و فعل میں ان علمار سوء کے نقش قدم پر چلنے سے گریز کریں۔ جنہوں نے اپنے سیاہ کردار کی کرامت سے اسلامی حکومتوں کو بیخ و بن سے اکھاڑ پھینکا۔ اگر خلفائے بنو امیہ و بنو عباس اپنے آپ کو ان علمار کے شر سے محفوظ رکھنے میں کامیاب ہو جاتے تو شاید آج دنیا کا نقشہ بالکل اور ہی ہوتا۔

دوسرے طبقہ کے علمار کا کردار

جیسا کہ میں پہلے بیان کر چکا ہوں۔ ازمنہ ماضیہ میں۔ ائمہ۔ مجتہدین علما اور صوفیار کا ایک طبقہ ایسا تھا جو اپنے علم و فضل کی امداد سے قرآن مجید کے مفہوم کو عمدگی سے سمجھنے کی اہلیت رکھتا تھا سنت رسول اللہ کی اتباع کو اپنا شعار بنانے کی ہر ممکن کوشش کرتا تھا۔

ذکر الٰہی درس و تدریس اور وعظ و نصیحت ان کا محبوب مشغلہ تھا۔ حب زر اور جاہ و حشمت سے ان کو طبعی نفرت تھی اگر کسی جگہ خلاف شرع حکومت کا ارتکاب دیکھتے تو بلا رعایت اس کی اصلاح کا مشورہ دیتے تھے

ان کی نظروں میں امیر و غریب اور شاہ و گدا میں کوئی تمیز نہ تھی خلفاء اور بادشاہوں کے دربار میں حاضر ہوتے ان کی بداعمالیوں سے آگاہ کرتے اور اصلاح کی طرف توجہ دلاتے تھے اگر کسی نے ان کے مشورہ کو قبول کر لیا اور اپنی اصلاح کی طرف توجہ کر لی تو ان کا مقصد حاصل ہو گیا . . . .

. . . .

. . . . . . لیکن اگر کسی نے ان کے مشورہ کو قبول نہ کیا۔ تو افہام و تفہیم کے تمام طریقے استعمال کرنے کے بعد ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیتے۔ چونکہ جبر و اکراہ۔ بغاوت و خانہ جنگی قتل و غارت ان کے نزدیک خدا اور اس کے رسول کے حکم کے قطعی خلاف ہے۔ اس لئے کسی مرحلہ پر بھی انہوں نے قانون کو اپنے ہاتھ میں نہیں لیا بعض ائمہ کے متعلق تو تاریخ سے ثابت ہے کہ لاکھوں مسلمان ان کی حمایت کیلئے تیار تھے ایک اشارہ پاتے ہی سر دھڑ کی بازی لگانے کو تیار کھڑے تھے۔ لیکن اس کے باوجود انہوں نے ارشاد نبوی کو ہاتھ سے جانے نہ دیا اور کسی مرحلہ پر بھی حاکم وقت کے خلاف مسلح (direct action) "یا راست اقدام" گوارہ نہ کیا

اطاعت امیر کے متعلق ارشادات نبوی

ان علماء کے نزدیک رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات حاکم وقت کے خلاف مسلح بغاوت میں زبردست روک تھے۔ اس لئے بسا اوقات انہوں نے ظالم حاکموں کے سامنے سپر انداز ہو کر جام شہادت نوش کر لیا۔ تختہ دار پر کھڑے ہو کر بھی کلمہ حق کہنے سے نہ رکے۔ لیکن خاموشی احتجاج کے ساتھ جان شیریں خالق حقیقی کے سپرد کر دی۔ اس بارہ میں ارشادات نبوی درج ذیل ہیں۔

(۱) عن عبادۃ بن الصامت قال بایعنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علی السمع والطاعۃ فی منشطنا ومکرھنا وعسرنا ویسرنا واثرۃ علینا وعلی ان لا ننازع الامر اھلہ الا ان تروا کفراً بواحاً عندکم من اللہ فیہ برھان۔

(بخاری کتاب الفتن)

ترجمہ:۔ آنحضرت صلعم کے مشہور صحابی عبادۃ بن صامت روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہم سے بیعت میں یہ اقرار لیا کرتے تھے کہ ہم ہر حال میں اپنے امیر کی اطاعت کریں گے۔ عسر میں بھی اور یسر میں بھی پسندیدگی کی حالت میں بھی اور ناپسندیدگی کی حالت میں بھی۔ خواہ ہمارے حقوق ہمیں ملیں یا ہم سے چھینے جائیں اور یہ کہ ہم کسی حالت میں بھی اپنے امیروں کے ساتھ امارت کے معاملہ میں تنازعہ نہیں کریں گے۔

مگر آپ نے فرمایا ہاں اگر تم اپنے امیر کے رویہ میں کوئی ایسا کھلا کھلا کفر یعنی خدا کے کسی اصولی قانون کی ایسی صریح نافرمانی دیکھو جس کے متعلق تمہارے پاس خدا کی طرف سے کوئی روشن اور قطعی دلیل موجود ہو تو پھر تمہیں اس کے ساتھ امارت کے معاملہ میں تنازعہ کرنے کا حق ہے۔

(۲) عن عبداللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ستکون بعدی اثرۃ وامور تنکرونھا قالوا فما تأمرنا یا رسول اللہ قال ادوا الیھم حقھم واسئلوا اللہ حقکم۔

(بخاری کتاب الفتن)

ترجمہ:۔ اے مسلمانو! میرے بعد ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ تم پر ایسے ایسے لوگ امیر بنیں گے جو تمہارے حقوق غصب کریں گے اور ایسی ایسی باتیں کریں گے جو بہت ناپسندیدہ ہوں گی اور تمہیں بری لگیں گی۔ صحابہ نے عرض کیا تو پھر یا رسول اللہ ایسے حالات میں آپ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں۔ آپ نے فرمایا تم اپنے امیروں کے حقوق انہیں ادا کرو اور اپنے حقوق خدا سے مانگو۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے مندرجہ ارشادات کی بناء پر کبار صحابہ رضی اللہ عنہم اور مجتہدین امت کا یہ مذہب تھا کہ اگر کسی وقت مسلمانوں کی حکومت ایسے امیر کے ہاتھ میں آ جائے جو کہ مسلمانوں کے حقوق ادا نہ کرے۔ ظلم و جور سے کام لے۔ عبادات شرعیہ میں کوتاہی کرے تو ان کی اطاعت کی جائے انہیں زکوٰۃ ادا کی جائے اور ان کے پیچھے نماز پڑھی جائے۔ نمونہ کے طور پر ان صحابہ اور ائمہ کے چند اقوال درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

(۱) عن سھیل بن ابی صالح عن ابیہ قال سألت سعد بن ابی وقاص وابا ھریرۃ وابا سعید الخدری وابن عمر فقلت ان ھذا السلطان یصنع ما ترون افادفع زکاتی الیھم قال فقالوا کلھم ادفعھا الیھم۔

(کتاب الاموال لابی عبید ص۵۶۸)

ترجمہ:۔ سہیل بن ابی صالح اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ بیان فرماتے تھے کہ میں نے سعد بن ابی وقاصؓ۔ ابو ہریرہؓ۔ ابو سعید خدریؓ اور ابن عمرؓ سے دریافت کیا کہ جیسا آپ کو معلوم ہے ہمارے امیر کا کردار قابل اعتراض ہے۔ کیا ان حالات میں میں اپنے مال کی زکوٰۃ اس امیر کو ادا کروں یا نہ کروں۔ تو ان سب نے بالاتفاق یہ جواب دیا کہ تم اس کے قابل اعتراض کردار کے باوجود اپنی زکوٰۃ اسے ادا کرو۔

(۲) عن ابن عمر قال ادفعوھا الی من ولاہ اللہ امرکم فمن بر فلنفسہ ومن اثم فعلیھا (کتاب الاموال لابی عبید ص۵۶۷)

ترجمہ:۔ حضرت ابن عمرؓ کے متعلق روایت ہے کہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ زکوٰۃ کے اموال ان لوگوں کو ادا کرو جن کو اللہ تعالیٰ نے تمہارا حاکم مقرر کیا ہے۔ پس اگر وہ نیک اعمال بجا لائے گا تو اس کا فائدہ اس کے نفس کو پہنچے گا۔ لیکن اگر وہ بد اعمال کرے گا تو اس کا نقصان وہ خود ہی اٹھائے گا

(۳) عن جعفر بن برقان قال بلغنی ان ابن عمر کان یقول ادوا الزکاۃ الی الولاۃ وان شربوا بھا خمراً۔

(کتاب الاموال ص۵۶۲)

ترجمہ:۔ جعفر بن برقان سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ حضرت ابن عمرؓ فرمایا کرتے تھے کہ اپنے امراء کو زکوٰۃ ادا کرو خواہ وہ ان اموال سے شراب خرید خرید کر پیتے ہوں۔

(۴) حضرت امام ابن تیمیہ سے دریافت کیا گیا کہ فاجر امام کے پیچھے نماز پڑھنی جائز ہے یا نہیں تو اس کے جواب میں آپ نے فرمایا۔

من ترک الجمعۃ والجماعۃ خلف الامام الفاجر فھو مبتدع عند الامام احمد وغیرہ من ائمۃ السنۃ کما ذکرہ فی رسالتہ والصحیح انہ لا یعید فان الصحابۃ کانوا یصلون الجمعۃ والجماعۃ خلف الائمۃ الفجار کما کان ابن عمر یصلی خلف الحجاج وابن مسعود وغیرہ یصلون خلف الولید بن عقبۃ۔

(فتاوی ابن تیمیہ جلد ۲ ص۳۸۳)

ترجمہ:۔ جس شخص نے جمعہ اور نماز باجماعت اس لئے ترک کر دی کہ امام فاجر ہے۔ امام احمد اور دیگر ائمہ کے نزدیک وہ شخص بدعتی ہے جیسے کہ امام صاحب نے اپنے رسالہ میں بیان فرمایا ہے (اس کے بعد امام ابن تیمیہ اپنا نظریہ بیان فرماتے ہیں کہ) میرے نزدیک اگر کوئی شخص ایسے فاجر امام کے پیچھے نماز پڑھ لے تو اسے وہ نماز دوبارہ دہرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ صحابہ کرامؓ جمعہ اور جماعت فاجر اماموں کے پیچھے پڑھتے رہے۔

مندرجہ بالا ارشادات نبوی اور صحابہ کرام کا عمل اس بات کی علامت ہے کہ اسلام اس بات کا حامی ہے کہ ہمیں ہر حال میں امن اور صلح کی زندگی بسر کرنی چاہیئے۔ اور کسی مرحلہ پر بھی اپنے مقررہ حاکم کے خلاف مسلح بغاوت یا خانہ جنگی کے جذبات کو ہوا دینا جائز نہیں ہے۔

ہمارے علماء سلف نے ان ارشادات کی حقیقت کو سمجھا اور اپنے عمل سے یہ ثابت کر دیا کہ خواہ حاکم وقت کتنا ہی بدعمل بدکردار اور اسلامی احکام کو پس پشت ڈالنے والا کیوں نہ ہو۔ حکومت کے معاملات میں انہوں نے اس کے راستہ میں مزاحمت نہ کی۔ البتہ حق اور حقیقت کو بیان کرنے میں انہوں نے کبھی بھی باک محسوس نہیں کیا۔

چنانچہ تاریخ سے بیسیوں مثالیں ایسے ائمہ کی ہمیں ملتی ہیں جنہوں نے باوجود اس کے کہ ان کو اقتدار حاصل تھا عوام الناس ان کے ساتھ تھے۔ حاکم وقت کو اس کے اقتدار کی گدی سے ایک حکم کے اشارہ سے ہٹا سکتے تھے۔ لیکن انہوں نے ان حکام کے ہاتھوں تکلیفیں برداشت کیں۔ مگر ان کے خلاف کبھی direct action کا اقدام نہ کیا۔

(باقی)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی روانگی سفر یورپ کے موقعہ پر

جماعت احمدیہ قادیان کی طرف سے

دعاء اور صدقہ

قادیان میں حضور کی یورپ کو روانگی کے دن خدام کے ذریعہ رات کو ایک بجے دوستوں کو بیدار کرنے کا انتظام کیا گیا۔ خدام رات کو بلند آواز سے گلیوں میں درود شریف پڑھتے ہوئے دوستوں کو اٹھا رہے تھے۔ ایک بجے تک احباب بیدار ہو کر مسجد مبارک میں پہنچ گئے۔ جہاں پاکستانی ٹائم کے مطابق ایک بجے پہلے مسجد مبارک کے نیچے صدقہ کا بکرا ذبح کیا گیا۔ بعد ازاں اپنے محبوب آقا کے سفر اور بخیریت واپسی اور صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے مسجد مبارک میں لمبی اجتماعی دعا کی گئی۔ حاضرین کی آہ و بکا اور گریہ و زاری نے ایک پرکیفیت سماں پیدا کر دیا تھا۔ درویش رو رو کر اپنے محبوب آقا کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں مانگتے رہے۔

مسجد مبارک میں روزانہ تین بجے نماز تراویح ادا کی جاتی ہے۔ لیکن اس دن دعاؤں کے سلسلہ کو زیادہ لمبا کرنے کی غرض سے کہ تا جس طرح حضور پرنور کا ہوائی جہاز فضا میں اڑ کر اپنے مادی سفر کو طے کر رہا ہو ہماری دعاؤں کی پرواز عرش معلےٰ کی طرف جاری رہے۔ اس لئے دو بجے ہی نماز تراویح شروع کر دی گئی۔ تین بجے دوست نماز تراویح ختم کر کے حضور کی صحت و سلامتی اور جلد بخیریت واپسی کی دعائیں کرتے ہوئے گھروں کو لوٹے۔ بعض دوست تو ساری رات دعاؤں اور تلاوت قرآن کریم میں مصروف رہے نماز تراویح کے بعد صبح کی اذان تک سحری کھانے کے ساتھ ساتھ دوست دعاؤں میں مصروف رہے۔ نماز فجر میں بھی ہر سہ مساجد میں حضور کی باصحت جلد واپسی اور حضور کے سفر کے اسلام اور احمدیت کے لئے بابرکت ہونے کی دعائیں کی گئیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری ان دعاؤں کو بپایہ قبولیت جگہ دے۔ آمین

امیر جماعت احمدیہ قادیان

درخواست دعاء

ہمشیرہ محترمہ ہاجرہ بیگم اہلیہ چودھری فتح محمد صاحب درویش قادیان طویل عرصہ سے بیمار ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

زینب اہلیہ چودھری محمد صادق درویش قادیان

تین لاکھ منگولوں کو روس کے پنجۂ استبداد سے نجات دلائی جائے

کلموک برادرہڈ کے وفد کی وزیراعظم پاکستان سے درخواست

کراچی ۹ رمئی۔ کلموک انٹرنیشنل برادرہڈ کے وفد نے وزیر اعظم مسٹر محمد علی کو کل ایک یادداشت پیش کی۔ جس میں ان سے درخواست کی گئی ہے۔ کہ وہ انسانیت کے نام پر روس میں رہنے والے کلموک باشندوں کا معاملہ اقوام متحدہ میں پیش کریں۔ کلموک برادرہڈ کا وفد جو مسٹر ڈینپو اور مسٹر ہمبو پر مشتمل ہے۔ جمعرات کو یہاں پہنچا تھا۔ وفد نئی دہلی۔ کولمبو۔ بنکاک اور جاکرتہ کا دورہ کر چکا ہے۔ کل رات وہ میونخ روانہ ہونے والا تھا۔ جہاں ان کی جماعت کا ہیڈ کوارٹر ہے

وفد نے کل وزیر اعظم مسٹر محمد علی سے ملاقات کی۔ اور ان سے درخواست کی کہ روس میں کلموک باشندوں کو وسیع پیمانہ پر قتل کیا جا رہا ہے۔ اور انہیں سائیبریا کے بیگار کیمپوں میں قید رکھا جاتا ہے۔ وفد نے مطالبہ کیا۔ کہ اگر روسی حکام ان کے مطالبہ کا کوئی جواب نہ دیں۔ تو ایک خاص تحقیقاتی کمیٹی قائم کی جائے۔ جو ان الزامات کی تحقیقات کرے۔ وزیر اعظم نے وفد کو یقین دلایا۔ کہ وہ ان کی یادداشت کا مطالعہ کرنے کے بعد ان کی ہر ممکن مدد کریں گے۔

وفد نے بتایا کہ ہمارا صرف ایک مطالبہ ہے۔ کہ تین لاکھ کلموک باشندوں کو بیگار کیمپوں سے رہا کیا جائے۔ اور انہیں بھی وہی حقوق دیئے جائیں۔ جو روس کے دوسرے شہریوں کو حاصل ہیں۔ انہوں نے کہا۔ کہ تمام ایشیائی اقوام کو چاہیئے۔ کہ وہ انسانیت کے نام پر اس مسئلہ کو اٹھائیں۔ ہم پر روسی حکام محض اس وجہ سے ظلم وستم کر رہے ہیں۔ کہ ہم مذہب میں یقین رکھتے ہیں۔ اور کمیونزم کے خلاف ہیں۔ ایشیائی ممالک اور خاص طور پر پاکستان نوآبادیاتی نظام کے سخت خلاف ہے۔ لیکن قتل وغارت اس سے بدتر ہے۔ اور تمام ایشیائی عوام کی فوری توجہ کا مستحق ہے۔

روسی بلاک کا معاہدہ

برلن ۹ رمئی۔ مشرقی جرمنی کے وزیر اعظم نے اعلان کیا ہے۔ کہ آئندہ بدھ کو وارسا میں اشتراکی بلاک کے ممالک کی جو کانفرنس ہو رہی ہے۔ اس میں روسی بلاک کے ممالک باہمی امداد کا ایک معاہدہ طے کریں گے۔

معاہدہ بلقان کی سیاسی اہمیت

بلغراد ۹ رمئی۔ ترکی کے وزیر اعظم مسٹر عدنان مندریس نے کہا ہے۔ کہ ترکی معاہدہ بلقان کی سیاسی اہمیت کو نظر انداز نہیں کر سکتا۔ آپ نے کہا۔ کہ اقتصادی اور ثقافتی تعاون اور اہمیت کا دارومدار امن وامان اور حقیقی سلامتی پر ہوتا ہے۔ یاد رہے کہ ترکی اور یوگوسلاویہ میں اس سوال پر اختلاف رائے پایا جاتا ہے۔

پانچ سالہ ترقیاتی منصوبے کا

ابتدائی مسودہ

کراچی ۹ رمئی۔ منصوبہ بندی بورڈ کے چیئرمین مسٹر زاہد حسین نے ایک انٹرویو میں بتایا ہے۔ کہ پاکستان کے نئے پانچ سالہ ترقیاتی منصوبہ کا ابتدائی مسودہ ماہ جولائی میں شائع کر دیا جائے گا۔ آپ نے کہا۔ ماہرین اقتصادیات اور عوام کو منصوبہ کے متعلق اپنے خیالات کے اظہار کے لئے کافی وقت دیا جائے گا۔ اور تین چار ماہ کے بعد آخری مسودہ تیار کیا جائے گا۔

مسٹر زاہد حسین نے بتایا۔ کہ منصوبہ بندی بورڈ کے ماہرین مغربی پاکستان کے ترقیاتی منصوبوں کے بارے میں بات چیت کرنے کے لئے تیار ہیں۔ آپ نے بتایا۔ کہ اس مقصد کے لئے تاریخ مقرر کرنے کی غرض سے مغربی پاکستان کی انتظامی کونسل سے مراسلت ہو رہی ہے تاریخ مقرر ہونے کے بعد منصوبہ بندی بورڈ اور حکومت کے ماہرین لاہور میں ایک اجلاس طلب کریں گے۔ جس میں مغربی پاکستان کے مختلف ترقیاتی پروگراموں کو آخری شکل دی جائے گی۔ ایک سوال کے جواب میں آپ نے امید ظاہر کی۔ کہ منصوبہ بندی بورڈ اور حکومت کے ماہرین کا اجلاس بہت جلد منعقد ہوگا۔

پارلیمانی نظام میں اصلاح کی ضرورت

پیرس ۹ رمئی۔ فرانس کے وزیر اعظم موسیو فارے نے کہا ہے کہ پارلیمنٹ کے معیار کارکردگی کو بڑھانے اور حکومت کو زیادہ مستحکم بنانے کے لئے پارلیمانی اداروں میں زبردست اصلاح کی ضرورت ہے۔

راولپنڈی سازش کے اسیروں کا مقدمہ

لاہور ۱۰ رمئی۔ راولپنڈی سازش کے چار اسیروں کی ہیبس کورپس درخواست کی سماعت کل لاہور ہائی کورٹ کے دو ججوں مسٹر جسٹس شبیر احمد اور مسٹر جسٹس بدیع الزمان کیکاؤس کی عدالت میں ملتوی ہو گئی۔ انہوں نے اپنی درخواست میں کہا ہے۔ کہ پاکستان پبلک سیفٹی ایکٹ اور اس کے تحت ان کی سزا ناجائز ہے۔ مقدمہ کی آئندہ سماعت اب ۷ رجون کو ہوگی۔

جرمنی کی اسلحہ بندی میں نئی جنگ کا خطرہ موجود ہے

مشرقی برلن میں روس کے وزیر دفاع کا اعلان

لندن ۹ رمئی۔ کمیونسٹ ممالک نے کل نازی افواج کا شکست کا دن منایا۔ آج سے دس سال قبل نازی فوج نے اتحادیوں کے سامنے غیر مشروط طور پر ہتھیار ڈال دیئے تھے مغربی ممالک میں یہ دن خاموشی سے منایا گیا۔ کمیونسٹوں نے کل کی تقریب میں جہاں پر امن طور پر ایک ساتھ رہنے کا عہد کیا وہاں جرمنی کے از سر نو اسلحہ بندی کے خلاف دھمکی بھی دی۔ روس کے وزیر دفاع اور فاتح برلن مارشل جارجی ژوکوف نے کل مشرقی برلن میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ پیرس کے معاہدوں کے خطرہ نے جرمنی کے اتحاد کے امکانات کو ختم کر دیا ہے۔ اور اس سے ایک نئی جنگ کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے

مارشل ژوکوف نے کہا ان حالات میں مشرقی جرمنی اور اس کے دوستوں کے لئے یہ ضروری ہو گیا ہے کہ وہ اپنی سلامتی اور امن عالم کے تحفظ کے لئے اقدامات کریں۔ مارشل ژوکوف دس سال قبل آج کے دن روس کی فاتح افواج کو لے کر تباہ شدہ برلن میں داخل ہوئے تھے۔ انہوں نے کہا روسی عوام مغربی جرمنی اور دوسرے ممالک کے عوام کے ساتھ دوستانہ تعلقات چاہتے ہیں۔

خارجہ پالیسی پر ترکوں میں اتفاق

بغداد ۹ رمئی۔ عراقی ایوان نائبین کے سپیکر مسٹر عبدالوہاب نے بتایا ہے کہ ترکی کی حکومت اور حزب مخالف ملک کی خارجہ پالیسی کے بارے میں متفق ہیں

عراقی ایوان نائبین کے سپیکر عراقی پارلیمانی وفد کے سربراہ کی حیثیت میں ترکی گئے تھے اور حال ہی میں واپس آئے ہیں۔ انہوں نے مزید بتایا کہ اصلاحات کے ایک وسیع پروگرام پر عملدرآمد ہو رہا ہے اور فوج کو بھی مضبوط بنایا جا رہا ہے۔ مسٹر عبدالوہاب نے ترکی کے وزیر اعظم عدنان مندریس اور گرانڈ نیشنل اسمبلی کے صدر کو ان کی مہمان نوازی پر شکریہ کے تار بھیجے ہیں۔ عراقی پارلیمنٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ ترکی کے پارلیمانی وفد کو اکتوبر میں عراق آنے کی دعوت دی جائے۔

برطانیہ اور عراق کے درمیان معاہدہ

بغداد ۹ رمئی۔ برطانیہ اور عراق کے حال معاہدہ کی کچھ تفاصیل کا انکشاف کیا گیا ہے۔ جس پر حال ہی میں دستخط ہوئے تھے۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ معاہدہ ان قرضوں کی ادائیگی کے سلسلے میں ہے جو گذشتہ جنگ میں برطانوی فوجوں کی طرف عراقی ریلوے کے استعمال اور اس سونے کے انکم ٹیکس کے نتیجے میں جمع ہو گئے تھے۔ جو برطانیہ نے مقامی کرنسی حاصل کرنے کے لئے ایسٹرن بنک کے ذریعہ فروخت کیا تھا۔ عراق کو اس کے بدلے میں اسلحہ بندی کے اس پروگرام کے اخراجات ادا کرنے ہیں جو جنگ کے زمانے میں برطانیہ نے عراق کے لئے شروع کیا تھا۔ اسلحہ کی فراہمی پر پینتیس لاکھ دینار سے زائد رقم صرف ہوئی تھی۔

مصر کے ساتھ اتحاد کی ضرورت

خرطوم ۹ رمئی۔ جنوبی لبرل پارٹی کے سیکرٹری مسٹر بوتھ ڈیو نے حکومت سوڈان کو تار بھیجا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ جنوبی علاقہ کے لوگ مصر کے ساتھ اتحاد کے حامی ہیں۔ کیونکہ ان کی رائے میں مصر کے ساتھ اتحاد کی صورت ہی میں وہ اپنی حالت بہتر بنانے کے قابل ہو سکیں گے۔ جنوبی لبرل پارٹی نے اس سے قبل سوڈان کی آزادی کی حمایت کا اعلان کیا تھا۔ لیکن بعد میں اپنی پالیسی بدل لی۔

عالمی سیاسیات میں خواتین کا کردار

دمشق ۹ رمئی۔ مصر کی مشہور ادبی شخصیت ڈاکٹر طٰہٰ حسین نے شام کی عورتوں کی یونین کو بتایا ہے کہ ان کی رائے میں اگر عورتیں بھی سیاسی معاملات میں مردوں کے دوش بدوش حصہ لیں تو دنیا کی حالت بہتر ہو جائے گی۔

بنڈونگ کانفرنس پر شامی اخبار کا تبصرہ

دمشق ۹ رمئی۔ مصری وزیر اعظم جمال عبدالناصر نے بنڈونگ کانفرنس میں جو کردار پیش کیا تھا دمشق کے روزنامہ صوت العرب نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ مصری وزیر اعظم اب ایک بین الاقوامی سیاسی لیڈر بن گئے ہیں۔ اخبار نے لکھا ہے کہ وزیر اعظم کرنل ناصر مصر کے بہترین سفیر تھے اور انہوں نے مصر اور عربوں کے مقاصد کی بڑی خدمت کی۔ اخبار مذکور نے لکھا ہے کہ بنڈونگ کانفرنس سے ایک غیر جانبدار بلاک کے قیام کا راستہ ہموار ہو گیا ہے اور چھوٹے اور کمزور ممالک کے سامنے امن اور آزادی کے ماحول میں رہنے کا راستہ ہموار ہو گیا۔ اخبار نے امید ظاہر کی ہے کہ دوسرے ممالک اس نئے راستہ پر چلیں گے تاکہ غیر جانبداری آزادی اور خود مختاری کے نظریہ کا مشرق میں بول بالا ہو۔

پاکستان کا قومی گیت

کراچی ۹ رمئی۔ مرکزی وزارت اطلاعات نے مرکزی کابینہ کو ۹ گیتوں کے مسودے پیش کئے ہیں۔ ان گیتوں میں سے پاکستان کا قومی گیت منتخب کیا جائے گا۔

ربوہ کے قریب ایک لاری کو حادثہ۔ بفضلہ تعالیٰ کوئی جانی نقصان نہیں ہوا

بعض احباب نے موقعہ پر پہنچ کر مسافروں کو ہر ممکن سہولت بہم پہنچائی

ربوہ ۱۰ مئی۔ کل چار بجے شام جناب احمد نگر ربوہ کی چھنگی کے قریب نصرت ٹرانسپورٹ کمپنی کی ایک بس الٹ گئی۔ ایک کار بس کو پاس کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔ جب بس چھنگی کے قریب پہنچی تو کار یکدم بس کے آگے بڑھ کر کھڑی ہو گئی۔ اس پر ڈرائیور کو بس روکنی پڑی۔ یکدم رکنے اور سڑک کے کنارے پر ہونے کے باعث بس بائیں طرف الٹ گئی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔ مسافروں کو صرف معمولی خراشیں آئیں۔ ایک بڑھیا کو قدرے زیادہ دھکا پہنچا۔ اس حادثے کی اطلاع ملتے ہی چند منٹ کے اندر اندر ناظر امور عامہ مکرم خادم حسین صاحب اور چوہدری محمد اسلم صاحب وہاں پہنچے بعض دوسرے احباب کی مدد سے سواریوں کو باہر نکالا گیا۔ اور سامان نکالنے میں ان کو مدد دی گئی۔ مسافروں کو پانی وغیرہ پلانے کے علاوہ انہیں لائلپور جانے والی دوسری لاریوں میں سوار کرایا گیا۔ نیز انہیں طبی امداد کی بھی پیشکش کی گئی۔ لیکن بفضلہ کسی سواری کو سخت چوٹ نہیں آئی۔ بس کا انجن درست حالت میں بیان کیا جاتا ہے۔

چار بڑوں کی ملاقات

پیرس ۱۰ مئی۔ مغربی طاقتوں نے روس کو چار بڑوں کی کانفرنس میں مدعو کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ان کا خیال کیا ہے کہ وی آنا میں آسٹریا کے معاہدہ پر دستخط ہونے کے بعد چار بڑی طاقتوں کے نمائندوں کی ملاقات کرائی جائے۔

مغربی جرمنی کے چانسلر اور وزیر خارجہ نے کہا کہ مغربی طاقتوں نے ابھی یہ فیصلہ نہیں کیا کہ چار طاقتوں کی کانفرنس کس سطح پر کرائی جائے۔

مسجد مبارک میں درس القرآن

ربوہ ۱۰ مئی۔ کل مورخہ ۹ مئی سے مکرم حافظ محمد رمضان صاحب فاضل نے مسجد مبارک میں سورہ مریم سے قرآن مجید کا درس شروع کیا۔ آپ سے قبل مورخہ ۸ مئی کو مکرم مولوی ظہور حسین صاحب فاضل نے سورۃ یونس سے سورۃ مریم تک درس مکمل کیا تھا۔ مکرم حافظ صاحب سورۃ مریم سے سورہ القصص تک قرآن مجید کا درس دیں گے۔

مقامی احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہو کر درس سے مستفید ہوں۔

الحاج محمد اکبر خان صاحب آف ترنگزئی کی علالت اور احباب جماعت سے دعا کی درخواست

الحاج محمد اکبر خان صاحب احمدی معروف بہ شاہ جی ساکن ترنگزئی تحصیل چارسدہ ضلع پشاور جو ایک مخلص اور مخیر۔ مہمان نواز اور خوش اخلاق اور صاحب حاجت کے کام آنے والے احمدی ہیں گزشتہ چار ماہ سے بعارضہ فالج بیمار ہیں مرض نے بار بار حملہ کیا مگر خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اور احباب جماعت کی مخلصانہ دعاؤں سے اب رو بہ صحت ہو رہے ہیں۔ شاہ جی نے خاکسار سے خواہش کی ہے کہ میں احباب جماعت کو صحت کاملہ کے واسطے دعا کی درخواست کروں کہ احباب ماہ صیام کی خاص دعاؤں میں شاہ جی کو یاد رکھیں۔

قاضی محمد یوسف احمدی
امیر جماعتہائے احمدیہ پشاور

جنگ کی صورت میں کمیونسٹ ممالک ہائیڈروجن بم استعمال کریں گے

پراگ ۱۰ مئی۔ چیکوسلوویکیہ کے وزیر دفاع نے کہا ہے کہ چیکوسلوویکیہ اور دوسرے کمیونسٹ ممالک جنگ کی صورت میں ہائیڈروجن بم اور دوسرے ہتھیار استعمال کرنے کو تیار ہیں۔ کل یہاں ایک فوجی ریلی میں تقریر کرتے ہوئے انہوں نے کہا۔ کہ اب ہم ہر قسم کی جنگ کے لئے تیار ہیں۔ اور اس بات کی قطعاً کوئی امید نہیں۔ کہ اگر جنگ ہوئی۔ تو مغربی طاقتیں جیت جائیں گی۔ چیکوسلوویکیہ کے وزیر دفاع نے کہا۔ کہ اب چونکہ مغربی طاقتیں متحد ہو رہی ہیں۔ اس لئے ہمیں ایٹمی ہتھیاروں سے مرعوب نہیں کر سکتیں۔ تیسری عالمگیر جنگ چھیڑنے سے مغربی ملکوں کی قوت کا صحیح اندازہ ہو جائیگا۔ انہوں نے کہا۔ کہ مغربی جرمنی کو دوبارہ خود مختاری دینے اور اسے فوجی یونین و شمالی اوقیانوس کے معاہدے میں شامل کرنے کے بعد ہم اور زیادہ حفاظتی اقدامات کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔

سولہ ہزار من امریکی گھی

لاہور ۱۰ مئی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ۱۶ ہزار من امریکی گھی لاہور پہنچ گیا ہے۔ جو پنجاب کے سیلاب زدہ لوگوں میں مفت تقسیم کیا جائیگا۔ یہ گھی امریکہ سے تحفے کے طور پر ملنے والے امریکی گھی کی پہلی قسط ہے۔ جو حکومت امریکہ کے ادارہ غیر ملکی امداد کے ذریعہ حکومت پنجاب کے سپرد کیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت پنجاب نے اس گھی کی تقسیم کے لئے ایک مفصل سکیم تیار کی ہے۔ جس کے مطابق اسے ان علاقوں میں تقسیم کیا جائے گا۔ جنہیں بارشوں اور سیلابوں سے نقصان پہنچا ہے۔

ایک نئے اقتصادی ادارے کا قیام

کراچی ۱۰ مئی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ بیروت میں ۲۵ مئی کو علاقائی ممالک کی جو کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔ اس میں مشرق قریب اور وسطیٰ کے لئے ایک نیا ادارہ تشکیل کیا جائے گا۔ جس کا نام علاقائی اقتصادی ادارہ ہوگا۔ حکومت لبنان نے جو اس مجوزہ ادارے کی داعی ہے۔ پاکستان کو دعوت دی ہے۔ کہ وہ بھی اس میں شرکت کرے۔ گذشتہ سال بیروت میں عرب ممالک کے وزراء خزانہ کا جو اجلاس منعقد ہوا۔ اس میں یہ فیصلہ کیا گیا تھا عرب ممالک کے علاوہ بھارت۔ ایران۔ ترکیہ۔ یونان۔ لنکا۔ افغانستان کو بھی دعوت شرکت دی گئی ہے۔

نیویارک کی ایک عمارت پر رسول اکرمؐ کے مجسمہ کے خلاف احتجاج

نیویارک ۲۷ اپریل۔ امریکہ کے محکمہ خارجہ کی ہدایت پر میڈیسن اسکوئر نیویارک کی ایک عمارت سے رسول اکرمؐ کا ایک مبینہ مجسمہ ہٹا دیا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں اسلامی مرکز کی طرف سے احتجاج کیا گیا تھا۔ اور پاکستان۔ مصر اور انڈونیشیا کے سفیروں نے محکمہ خارجہ کی توجہ اس کی جانب مبذول کرائی تھی۔ انہوں نے اس مجسمہ کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے واضح کیا تھا۔ کہ مسلمان انسانی مجسموں کی نمائش کو جائز تصور نہیں کرتے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ یہ مجسمہ ۱۹۰۲ء میں اس عمارت کی چھت پر نصب کیا گیا تھا۔ اس سے قبل کسی نے اس مجسمہ کی جانب توجہ نہیں دی تھی۔ کیونکہ متعدد دیگر مجسموں کی موجودگی میں کسی کو یہ خیال نہیں آیا تھا۔ کہ رسول عربی کا مجسمہ بھی ہو سکتا ہے۔ اس موجودگی کا پتہ دو برس پہلے ہوا تھا۔ جب متذکرہ عمارت کی مرمت و توسیع کے پروگرام کا اعلان کیا گیا تھا۔ اسی اعلان میں ان ناموں کا ذکر بھی کیا گیا۔ جن کے مجسمے عمارت میں نصب ہیں۔ یہ عدالت کی عمارت ہے۔ اور حکام نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا مجسمہ "تاریخ عالم کے ممتاز ترین قانون اور عدل و انصاف کے داعی" کی حیثیت سے وہاں نصب کیا تھا۔ اب اس مجسمے کو ہٹا دیا گیا۔ مگر اس کے مستقبل کے بارے میں کوئی منصوبہ نہیں بنایا گیا۔ آٹھ فٹ بلند اور ۲ ٹن وزنی ہے۔ دیگر مجسموں کو مرمت اور صفائی کے بعد پھر سے نصب کر دیا گیا ہے۔ ("آزاد نوجوان" مدراس)

گورنر پنجاب سے عبد الستار خاں نیازی کی اپیل

لاہور ۱۰ مئی۔ عبد الستار خان نیازی نے گورنر پنجاب کے نام ایک اپیل میں حکومت کے اس حکم کو چیلنج کیا ہے۔ جس میں انہیں پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی کی رکنیت اور انتخابات میں حصہ لینے سے محروم کر دیا گیا۔

ایران، عراق، اور کویت میں ٹڈی دل کی آمد

قاہرہ ۱۰ مئی۔ اطلاع ملی ہے۔ کہ ایران۔ عراق اور کویت میں ٹڈی دل کافی تعداد میں آ گئے ہیں۔ قاہرہ ریڈیو کی ایک خبر میں بتایا گیا ہے۔ کہ یہ ٹڈی دل سعودی عرب کے علاقے سے آئے ہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ان کے خلاف حفاظتی اقدامات کئے جا رہے ہیں۔